جاوید احمد غامدی

اخلاقیات

(۳)

گزشتہ سے پیوستہ

اصل الاصول

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی، وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ. (النحل ۱۶:۹۰)

''اللہ تمھیں عدل اور احسان اور قرابت مندوں کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے روکتا ہے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاددہانی حاصل کرو۔''

یہ اس باب میں قرآن کی ہدایت کا بنیادی اصول ہے۔ انسان کی فطرت جن فضائل اخلاق کو پانے اور جن رذائل سے بچنے کا تقاضا کرتی ہے، ان کی بنیادیں اس میں واضح کر دی گئی ہیں۔ خیر و شر کے یہ اصول بالکل فطری ہیں، لہٰذا خدا کے دین میں بھی ہمیشہ مسلم رہے ہیں۔ تورات کے احکام عشرہ انھی پر مبنی ہیں اور قرآن نے بھی اپنے تمام اخلاقی احکام میں انھی کی تفصیل کی ہے۔

ہم یہاں ان کی وضاحت کریں گے۔

پہلی چیز جس کا آیت میں حکم دیا گیا ہے، عدل ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کا جو حق واجب کسی پر عائد ہوتا ہے، اسے بے کم و کاست اور بے لاگ طریقے سے ادا کر دیا جائے، خواہ صاحب حق کمزور ہو یا طاقت ور اور خواہ ہم اسے پسند کریں یا ناپسند۔ چنانچہ فرمایا ہے:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ، وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ، اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا، فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا، فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا، وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا. (النساء۴:۱۳۵)

''ایمان والو، انصاف پر قائم رہنے والے بنو، اللہ کے لیے اس کی شہادت دیتے ہوئے، اگرچہ اس کی زد خود تمھاری ذات، تمھارے والدین اور تمھارے اقربا ہی پر پڑے۔ کوئی امیر ہو یا غریب، اللہ ہی دونوں کے لیے احق ہے۔ اس لیے تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ حق سے ہٹ جاؤ اور اگر اسے بگاڑو گے یا اعراض کرو گے تو یاد رکھو اللہ تمھارے ہر عمل سے باخبر ہے۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ، شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ، وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا، اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ. (المائدہ۵:۸)

''ایمان والو، عدل پر قائم رہنے والو بنو، اللہ کے لیے اس کی شہادت دیتے ہوئے، اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں اس طرح نہ ابھارے کہ تم عدل سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک، اللہ تمھارے ہر عمل سے باخبر ہے۔''

دوسری چیز احسان ہے۔ یہ عدل سے زائد ایک چیز اور تمام اخلاقیات کا جمال و کمال ہے۔ اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ حق ادا کر دیا جائے، بلکہ مزید براں یہ بھی ہے کہ ہم دوسروں سے باہمی مراعات اور فیاضی کا رویہ اختیار کریں۔ ان کے حق سے انھیں کچھ زیادہ دیں اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہو جائیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے معاشرے میں محبت و مودت، ایثار و اخلاص، شکر گزاری، عالی ظرفی اور خیر خواہی کی قدریں نشو و نما پاتی اور زندگی میں لطف و حلاوت پیدا کرتی ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تیسری چیز قرابت مندوں کے لیے انفاق ہے۔ یہ احسان ہی کی ایک نہایت اہم فرع ہے اور اس کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرابت مند صرف اسی کے حق دار نہیں ہیں کہ ان کے ساتھ عدل و احسان کا رویہ اختیار کیا جائے، بلکہ اس کے بھی حق دار ہیں کہ لوگ اپنے مال پر ان کا حق تسلیم کریں، انھیں کسی حال میں بھوکا ننگا نہ چھوڑیں اور اپنے بال بچوں کے ساتھ ان کی ضرورتیں بھی جس حد تک ممکن ہو، فیاضی کے ساتھ پوری کرنے کی کوشش کریں۔

ان کے مقابلے میں بھی تین ہی چیزیں ہیں جن سے اس آیت میں روکا گیا ہے۔

پہلی چیز 'فحشاء' ہے۔ اس سے مراد زنا، لواطت اور ان کے متعلقات ہیں۔

دوسری چیز 'منکر' ہے۔ یہ معروف کا ضد ہے۔ یعنی وہ برائیاں جنھیں انسان بالعموم برا جانتے ہیں، ہمیشہ سے برا کہتے رہے ہیں اور جن کی برائی ایسی کھلی ہوئی ہے کہ اس کے لیے کسی استدلال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مذہب و ملت اور تہذیب و تمدن کی ہر اچھی روایت میں انھیں برا ہی سمجھا جاتا ہے۔ قرآن نے ایک دوسرے مقام پر اس کی جگہ 'اثم' کا لفظ استعمال کر کے واضح کر دیا ہے کہ اس سے مراد یہاں وہ کام ہیں جن سے دوسروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں۔

تیسری چیز 'بغی' ہے۔ اس کے معنی سرکشی اور تعدی کے ہیں۔ یعنی آدمی اپنی قوت، طاقت اور زور و اثر سے ناجائز فائدہ اٹھائے، حدود سے تجاوز کرے اور دوسروں کے حقوق پر، خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے، دست درازی کرنے کی کوشش کرے۔

ارشاد فرمایا ہے:

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ، وَالۡاِثۡمَ، وَالۡبَغۡیَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ. (الاعراف ۷:۳۳)

''ان سے کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کو ـــــ خواہ وہ کھلی ہو یا چھپی ـــــ اور حق تلفی اور ناحق زیادتی ہی کو ممنوع قرار دیا ہے۔''

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com